REGO. No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۹ شوال ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
خطبہ نمبر ۵ ״

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۶ امان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی گو کچھ ضعف ابھی تک چل رہا ہے۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ کل پھر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے معائنہ کیا۔ بلڈ پریشر ۱۸۹/۱۰۰ ہے۔ چل پھر نہیں سکتیں۔ دل کی تکلیف بھی بدستور ہے کمزوری بہت محسوس فرماتی ہیں۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ہمبورگ، فرانکفورٹ، کوپن ہیگن اور بیروت کے احمدیہ مشنوں میں عید الفطر کی تقریب

نماز عید میں مقامی نومسلموں کے علاوہ متعدد اسلامی ملکوں کے باشندوں اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

مشرق و مغرب کے مختلف ممالک کے احمدیہ مشنوں میں ہر سال عید الفطر کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی جاتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی مورخہ یکم شوال ۱۳۸۱ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۶۲ء کو احمدیہ مشنوں میں یہ تقریب اسلامی روایات کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ ہمبورگ، فرانکفورٹ، کوپن ہیگن اور بیروت سے ان تقاریب کے متعلق جو اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مغربی جرمنی

مبلغ مغربی جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

"ہمبرگ اور فرانکفورٹ کی احمدیہ مساجد میں عید الفطر کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ جرمنی کے نومسلم احباب کے علاوہ مختلف اسلامی ملکوں کے باشندوں نے کثیر تعداد میں نماز عید میں شرکت کی۔ نماز عید کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ پریس کے نمائندگان بھی بہت کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز عید اور دعوت طعام کے متعدد فوٹو لئے۔"

کوپن ہیگن

مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب اطلاع دیتے ہیں:۔

"کوپن ہیگن میں عید کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ نماز عید میں سکنڈے نیویا کے نومسلم احمدی احباب کے علاوہ افغانستان، ایران، مصر، عراق، اردن، پاکستان، انڈیا اور یوگوسلاویہ کے مسلمانوں اور سفارتخانوں کے شاف نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں بعض سربرآوردہ عیسائی حضرات بھی عید کی تقریب میں شریک ہونے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے عید کے خطبہ میں روزوں کی فلاسفی بیان کرنے کے علاوہ استقلال فی الخیر کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تعلق باللہ کی برکات کو تفصیل سے واضح کیا۔ اس موقعہ پر وسیع پیمانے پر دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد جملہ مہمانوں نے دعوت طعام میں شرکت کی۔"

بیروت

مبلغ لبنان مکرم مولوی نصیر احمد خان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

مورخہ ۸ مارچ کو بیروت کے احمدیہ مشن میں بھی نماز عید ادا کی گئی جس کے بعد مہمانوں نے دعوت طعام میں شرکت کی۔

ووٹروں کیلئے شناختی کارڈ

لاہور ۱۴ مارچ۔ بنیادی جمہوریت کے منتخب ارکان کے شناختی کارڈ جو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے آئندہ انتخابات میں حصہ لیں گے۔ مارچ کے آخر تک تیار ہو جائیں گے۔ ان کارڈوں پر متعلقہ ارکان کے پاسپورٹ سائز کے فوٹو بھی چسپاں کئے جائیں گے۔ انتخابات میں یہ شناختی کارڈ فرضی رائے دہی کا کلی سد باب کر دیں گے۔

ایک ضروری تصحیح

— از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان —

احباب جماعت یاد رکھیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط یا حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کوئی ارشاد صدر صدر انجمن احمدیہ کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ جماعتوں کے بقائے معاف کر سکے۔ مکرم ناظر صاحب بیت المال نے "بقایا دار جماعتوں کے لئے خوشخبری" کے عنوان سے ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء کے الفضل میں جس رنگ میں اعلان کیا ہے وہ درست نہیں اور کسی غلط فہمی کی بناء پر کیا گیا ہے۔ عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ جن دوستوں کے ذمہ بقائے ہوں انہیں وہ ترغیب دلائیں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں اور جو دوست اپنے بدلے ہوئے اقتصادی حالات کے ماتحت ایسا نہ کر سکتے ہوں وہ قواعد کے مطابق مہلت یا معافی حاصل کریں۔ بہرحال یاد رکھیں کہ کوئی بقایا دار ایسا نہ رہے جو بقایا ادا نہ کرے یا حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ سے مہلت یا معافی حاصل نہ کرے۔ میں پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ صدر، صدر انجمن احمدیہ کو بقایا دار جماعتوں کے بقائے معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اور نظارت بیت المال کا مذکورہ اعلان کسی غلط فہمی کی بناء پر شائع کیا گیا ہے جماعتوں کے لئے حقیقی خوشخبری تو یہی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے اپنے مولیٰ کے سب حقوق ادا کر دیئے۔ اور ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں رہا۔

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد ۱۴/۳/۶۲

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ر مارچ ۶۲ء

جماعت احمدیہ کس طرح مغربی دُنیا کو اسلام سے متاثر کر رہی ہے

کل ہم نے ایک امریکن مسلمان مسٹر سٹفن ول - نیو فونڈ لینڈ - کینیڈا کی تقریر کا شروع کا حصہ پیش کیا تھا اور بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ کی جدوجہد اسلام کے خلاف مغربی دنیا کے تعصب کی سد سکندری میں شگاف کر رہی ہے اور کس طرح اسلام امریکی خاندانوں میں اپنا گھر بنا رہا ہے - اس اقتباس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ امریکی بلکہ تمام یورپی اقوام صرف اس لئے اسلام سے نہیں بدکتیں کہ پادریوں وغیرہ نے اسلام کے چہرے پر نعوذ باللہ اپنی افتراؤں سے اندھیرا کر رکھا ہے بلکہ یہ تعصب اس سے بھی زیادہ گہرائیاں رکھتا ہے اور قومی تعصب بھی اس کا ممد ومعاون ہے -

ان لوگوں کے نزدیک اسلام ایک عالمگیر دین نہیں ہے بلکہ ایک عربی قومی تحریک ہے ان کے خیال میں اسلام کو قبول کرنا عربی تہذیب کو اختیار کرنا ہے جو ان کی اپنی تہذیب سے مختلف ہے - چنانچہ مسٹر سٹفن ول اپنی تقریر میں فرماتے ہیں -

" اول یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اسلام ایک مذہب ہے اور دنیا کے دوسرے بڑے مذاہب کی طرح یہ بھی تمام اقوام اور تمام نسلوں میں پھیلا ہوا ہے - مجھے یقین ہے کہ جب کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے ایک امریکی ہو کر امریکی روایات اور ثقافت سے منہ موڑ لیا ہے اور ایسی چیز اختیار کر لی ہے جو ان کے خیال میں غیر وطنی نظر آتی ہے تو وہ اسلام کو عرب اور عرب دنیا کے ساتھ مختص کر رہا ہوتا ہے - یہ درست ہے کہ عربوں کی اکثریت مسلمان ہے مگر دنیا میں عربوں کی تعداد صرف آٹھ کروڑ ہے اور تمام مسلمانوں کی تعداد پچاس کروڑ ہے - سو آپ دیکھتے ہیں کہ عربوں کی تعداد دنیا کے کل مسلمانوں کی تعداد کا پانچواں (چھٹا) حصہ بھی نہیں ہے - پھر بہت سے عرب عیسائی ہیں اور مصری عیسائیوں کا ایک فرقہ اپنے آپ کو اولین اور بہترین عیسائی سمجھتا ہے -

اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جب کوئی اسلام کو اختیار کرے وہ جا کر ایک خیمہ خریدے اور وادی موت کے ویران خطے میں یہ ثابت کرنے کے لئے صحرا نوردی کرے کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے - اور نہ اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ امریکی جھنڈے کی جگہ سعودی عرب کا جھنڈا بلند کرے اور غیر وطنی زبان بولتا پھرے - بے شک چند دعائیں ایسی ہیں جو عربی زبان میں کی جاتی ہیں لیکن باقی تمام دینی کارروائیاں لاطینی میں سرانجام دی جاتی ہیں -

حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں اس کی آئینی حکومت کی فرمانبرداری کریں - تمام تبدیلیاں جو ہم چاہیں نان پُر امن اور جمہوری طریقے سے کرنی چاہئیں - لہذا میں امریکی ہوں اور اپنے مذہبی عقیدہ سے مجبور ہوں کہ امریکی آئین کی فرمانبرداری اور پابندی کروں اور اگر یہ ناممکن ہو تو ترک وطن کر کے کسی اور ملک میں چلا جاؤں "

اس طرح دوسرے خاص کر یورپی ممالک میں جس تعصب کے پہاڑ کو ہم نے توڑنا ہے وہ صرف مختلف مذہبی عقائد کا پہاڑ ہی نہیں ہے بلکہ قوم اور ملکی روایات اور ثقافتوں کے عظیم اصنام بھی ہیں جن کے خلاف ہم کو جدوجہد کرنی پڑتی ہے - اوپر کے اقتباس سے آپ نے جان لیا ہوگا کہ جماعت احمدیہ امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں صرف نام کے مسلمان نہیں بنا رہی بلکہ ایسے مسلمان بنا رہی ہے جو ہمارے عقیدہ کے مطابق حقیقی اسلام کو اچھی طرح سمجھتے ہیں - اور باوجود سخت مخالفت کے حقیقی اسلام کو ہی چند لوگوں کے دلوں میں نہیں اتار رہی بلکہ ایک بالکل مختلف اور متضاد تہذیب میں ایک بالکل نیا اور انوکھا انقلاب لا رہی ہے اور یہ انقلاب بغیر کسی قسم کی خراش کے لا رہی ہے -

عملاً یہ کام ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کوئی آسان کام نہیں ہے - گھپ اندھیرے میں چند روشنی کی شعاعیں کیا کر سکتی ہیں تاہم جماعت احمدیہ مایوسیوں کو کثرت سے خیر باد کہہ چکی ہوئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج یورپین دماغ ایسی سطح پر پہنچ گیا ہوا ہے کہ اس کے لئے اسلام کی حقیقت کو سمجھنا اتنا مشکل بھی نہیں ہے - ہمیں یقین ہے گو آج یہ روشنی کی شعاعیں نہایت کمزور ہیں اور زردی لئے ہوئے ہیں لیکن لمحہ بہ لمحہ چڑھتے سورج کی شعاعوں کی طرح یہی مدھم سی شعاعیں تمام دنیا پر نور کا رنگ پھیر دیں گی - اور یہ گھپ اندھیرا جس سے یہ ابتدائی شعاعیں آج ٹکرا رہی ہیں ہمیشہ کے لئے رفوچکر ہو جائے گا اور چراغ سے چراغ روشن ہوتا چلا جائے گا - تا آنکہ امریکہ اور یورپ کے خاندانوں میں بجائے انجیل کے قرآن کریم کی تلاوت ہوا کرے گی اور گرجوں کی گھنٹیوں کی ٹن ٹن کی بجائے شہروں اور دیار کی فضائیں "اللہ اکبر" کی صداؤں سے گونج رہی ہوں گی

بیشک موجودہ حالات میں یہ دن بظاہر بہت دور نظر آتے ہیں لیکن اتنے دور بھی نہیں ہیں - ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں کے دلوں میں نزول کرے گا اور ان بتکدوں کے تمام بت خواہ وہ فنون وعلوم کے بت ہوں یا غلط جذبات نے گھڑ رکھے ہوئے ہیں - سب اپنے حقیقی خدا تعالیٰ کے روبرو سجدہ ریز ہو جائیں گے - اور یہ لوگ اسی طرح جس طرح اولین بت پرستوں نے کعبہ کے بت خود اپنے ہاتھوں سے کعبہ سے نکال کر باہر پھینکے تھے اپنے بت اپنے ہاتھوں سے توڑ تاڑ کر پھینک دیں گے -

پھر غور کیجئے اس امریکی نومسلم نے اسلام کے اس اصول کو کہ ایک عالمگیر مذہب اپنے ملک کے آئین کی پابندی کا عالمگیر اصول قائم کرتا ہے کس خوبصورتی سے امریکنوں کے سامنے پیش کیا ہے - اور دوسرے امریکنوں کے اس اعتراض کو کہ تم امریکی ہو کر غیر وطنی مذہب کس طرح اختیار کر سکتے ہو اس کا کتنا دانشمندانہ حل پیش کیا ہے کہ ایک مسلمان اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے امریکی حکومت کے آئین کی پابندی کرتے ہوئے بھی مسلمان بن سکتا ہے - اس لئے ضروری نہیں ہے کہ چونکہ عربوں کی کثیر تعداد مسلمان ہے اس لئے وہ بھی تمام باتیں عربوں کی سی اختیار کرے بلکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو ہر دیس کے لئے موزوں ہے -

اسلام ایک عقیدہ ہے جو عربستان کے رسم ورواج سے میرا نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے ممالک کی تہذیبوں سے بالا ہے وہ ہر دیس کے رہنے والوں کے دلوں میں ظہور کرتا ہے - وہ ہر دیس میں رہتا ہوا ہر دیس کے آئین سے اونچا ہے - بلند تر ہے وہ ہمہ گیر اور عالمگیر دین ہے - وہ انسانی فطرت کا دین ہے - اس فطرت کا دین ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے - اس لئے وہ ہر ایک کے لئے قابل قبول ہے - الغرض اسلام دنیا کی زندگی میں اپنا گھر بناتا ہے - وہ انسانی زندگی کے ہر عمل کو لیتا ہے اور اس پر صبغۃ اللہ پھیر دیتا ہے - وہ یہ نہیں کہتا کہ تم فطری جذبات کو مار دو اور دنیا کے دھندوں کو ترک کر کے صرف عبادت میں مصروف ہو جاؤ - بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ دنیا کے تمام دھندوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت بنا دو -

پھر ایک مسلمان جس دیس میں بھی ہوگا وہاں امن قائم رکھنا اس کا اولین فرض ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو صاف صاف لفظوں میں جتا دیا ہے کہ

انّ اللہ لا یحب الفساد

یعنی اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا - وہ فتنہ کو سخت ناپسند کرتا ہے اور فتنہ کو مٹانے کے لئے تلوار تک کے استعمال کی اجازت دیتا ہے - کیونکہ

الفتنۃ اشدّ من القتل

یعنی فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے - فتنہ کوئی خیالی چیز نہیں ہے - یہ ایک واضح حقیقت ہوتی ہے اور یہ وہ چیز ہے جس سے فوری طور پر انسان کا جان ومال اور دین خطرے میں پڑ جاتا ہے - محض دوسرے مذہب کا ہونا جو امن سے اختیار کیا گیا ہو کسی ذہنی کھینچ تان سے فتنہ نہیں بن جاتا -

آج جبکہ ساری دنیا پر کفر و شرک چھایا ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے عقل انسانی میں یہ بات ڈال دی ہے کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام انسانوں کو اپنا دین اختیار کرنے کی آزادی ہو - چنانچہ امریکی قانون میں بھی یہی اصول کام کر رہا ہے جس کی طرف مسٹر سٹفن ول نے توجہ دلائی ہے اس لئے آج اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے ایک عظیم موقع ہے جس کو مسلمانوں کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے - خیر جماعت احمدیہ اپنے فرض کو سمجھتی ہے - اس نے ان اصولوں کے مطابق ساری دنیا میں اسلامی مشن قائم کئے ہیں اور ہم پُر امید ہیں کہ اسلام کے یہ ننھے ننھے نور کے نقطے ایک دن پھیل کر دین کے چاند ستارے اور آفتاب بن جائیں گے اور تمام دنیا خدا تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گی -

---

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا اولین فرض ہے

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

متعدد کامیاب لیکچر اور اُن کا گہرا اثر۔ ہالینڈ کے باشندوں کی اسلام کیساتھ بڑھتی ہوئی دلچسپی

از مکرم صلاح الدین خانصاحب مبلغ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

ہر مذہب کے نمائندوں نے پندرہ سے بیس منٹ تک تقریر کی تقریر کے موقعہ پر مقررین کی ساتھ کے ساتھ تصویریں لی جاتی ہیں۔ سامعین کی تعداد خاصی تھی۔ پانچویں تقریر مکرم حافظ صاحب کی تھی۔ آپ نے مختصراً مگر جامع رنگ میں اسلام کے بعض اہم پہلوؤں پر احسن طریق پر روشنی ڈالی۔ وہی سامعین جو پہلے اکتائے ہوئے معلوم ہو رہے تھے مکرم حافظ صاحب کی تقریر پر سنجیدگی کے ساتھ متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور دلچسپی کے ساتھ ساری تقریر سنی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس طریق سے بہت سے ڈچ لوگوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ عطا کیا۔

اسی ہال میں ایک کونے پر ایک صاحب میز پر بہائیت کی کتابیں سجا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی اجازت سے ہماری طرف سے "الاسلام" کے پرچے اور دیگر اسلامی لٹریچر بھی میز پر رکھ دیا گیا۔ لوگوں کی اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی اس سے ظاہر ہے کہ ہماری تقریباً ساری کتابیں بک گئیں لیکن بہائیت کی کتابیں اسی طرح پڑی رہیں صرف بعض احباب نے ان کی چند ایک وہ کتابیں ضرور اٹھالیں جو مفت تقسیم کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔

۸ نومبر ۱۹۶۱ء کو ایک جگہ فلارڈینگ میں چرچ سے متعلق نوجوان طبقہ کی ایک سوسائٹی نے مکرم حافظ صاحب کی تقریر رکھی تھی۔ مگر آپ بوجہ علالت کے نہ جا سکے انہوں نے مسز ناصرہ نے نصف گھنٹہ کے قریب تقریر کی اس کے بعد دیر تک سوالات ہوئے۔ حاضرین نے کافی دلچسپی کا مظاہرہ کیا بعض انگریزی جاننے والے دوستوں سے خاکسار کو گفتگو کا موقعہ ملا۔ مشن کی کتابیں پیش کیں جنہیں انہوں نے ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔

اس کے علاوہ بھی کئی اور جگہوں پر امام صاحب مسجد ہالینڈ کو تقریر کے لئے بلایا۔ ۲۰ نومبر کو ایک چرچ کمیونٹی کی دعوت پر آپ Mookhoek تشریف لے گئے اور وہاں تقریر کی۔ پھر ۲۲ نومبر کو ہیگ کی ایک مذہبی سوسائٹی میں بھی آپ کی تقریر ہوئی۔ ۲۷ نومبر کو ڈیلفٹ کے طلبہ نے مکرم حافظ صاحب کو سٹیج پر بلایا۔ جہاں تقریر اور تبادلہ خیالات کا اچھا موقعہ میسر آیا۔ ماہ جنوری ۱۹۶۲ء میں عوفی چرچ کی ایک افتتاحی تقریب میں مکرم حافظ صاحب اور خاکسار کو شرکت کا موقعہ ملا۔ مکرم حافظ صاحب نے ان کے لیڈر سے گفتگو کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی طور پر تو زائرین آتے ہی رہے ہیں۔ متعدد وفود کی آمد سے بھی تبلیغ کے اچھے مواقع میسر آتے۔ پندرہ بیس افراد پر مشتمل اسکول یا چرچ سے متعلق گروپ آئے اور اسلام پر تقریریں سنیں اور لٹریچر حاصل کیا۔ ۱۲ دسمبر کو ایک وفد کے سامنے مکرم حافظ صاحب نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بھر تقریر کی سوالات کے جواب دئے اور انہیں اسلامی سلائیڈز دکھائیں۔

مشن ہاؤس میں اس دوران میں ہر ہفتہ عشرہ کے بعد ایک پبلک میٹنگ کا انتظام رہا جس میں متعدد مقررین نے تقاریر کیں ان میں سے دو تقاریر خاص طور پر قابل ذکر ہیں پہلی تقریر تصوف اسلام پر ایک معروف صوفی H. Freitag نے کی۔ انہوں نے اپنی مضمون کو ۸ نومبر ۲۲ نومبر ۲۹ نومبر کی تین تقاریر میں ختم کیا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے مضمون کو انہوں نے خوش اسلوبی سے نبھایا سامعین نے نہایت دلچسپی اور متانت سے ہر سہ تقاریر سنیں اور اسلام کے متعلق اچھا تاثر لے کر گئے۔

اس کے بعد ۱۷ جنوری ۱۹۶۲ء کا جلسہ قابل ذکر ہے۔ اس میں Dr. Beilefelt نے "اسلام اور عیسائیت بھی اتحاد" کے موضوع پر تقریر کی ڈاکٹر موصوف عیسائیوں کے ایک معروف و مشہور مبلغ ہیں اور نائیجیریا کا دورہ کر کے حال ہی میں لوٹے ہیں۔ اس بناء پر یہاں ان کا بہت چرچا ہے اس میٹنگ میں کثرت سے لوگوں نے شرکت کی یہاں تک کہ ہمارے میٹنگ ہال میں جگہ نہ رہی اور کئی احباب کو ملحقہ انٹرنس ہال میں بیٹھنا پڑا۔

سامعین نے نہایت دلچسپی سے ان کی تقریر سنی انہوں نے اسلام کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور دل کھول کر تعریف کی ایک عیسائی سے اسلام کے متعلق اس سے زیادہ امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر بیل فیلٹ بعد میں ڈنمارک بھی گئے۔ اور کمال یوسف صاحب انچارج مشن سکنڈے نیویا کے مکتوب سے پتہ چلا ہے کہ انہوں نے وہاں بھی ایک عیسائی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کی تائید کی۔ اس موقعہ پر انہوں امام مسجد ہالینڈ مکرم حافظ صاحب کے متعلق بھی تعریفی خیالات کا اظہار کیا۔

ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ یہاں کی ایک کمیٹی ڈچ انسائیکلو پیڈیا مرتب کر رہی ہے اس کمیٹی کا ایک ممبر اسلام کے متعلق معلومات کے لئے ہمارے مشن ہی میں آیا۔ مکرم حافظ صاحب نے انہیں ضروری مواد مہیا کیں۔ انہوں نے خود بھی ہمارے مشن میں آویزاں ایک خوبصورت عربی قطعہ کی تصویر لی۔ نیز انسائیکلو پیڈیا میں اسلامی نماز کا طریق دکھانے کے لئے مکرم حافظ صاحب کے قیام و رکوع کی حالت کی تصاویر لیں۔

ماہ دسمبر میں مختلف اخبارات کو عیسائی بھائیوں کے لئے کرسمس کا پیغام بھیجا گیا۔ تحریک جدید کے نئے سال کی تحریک پر سرکلرز ممبران جماعت کو اور کچھ غیر ممبران کو بھی بھیجے گئے جس کا خاطر خواہ نتیجہ رہا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہماری دیگر مصروفیات حسب معمول جاری رہیں۔ یعنی نماز جمعہ ممبران جماعت کی میٹنگ۔ چندوں کی تحریک۔ تربیتی و تبلیغی خطوط۔ ترسیل لٹریچر وغیرہ کام باقاعدگی سے ہوتا رہا۔

ہمارا ڈچ ماہنامہ "الاسلام" باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ اور سال نو کے موقعہ پر اس کا خاص نمبر دیدہ زیب رنگ میں قیمتی مضامین پر مشتمل ایک ہزار کی تعداد میں طبع ہوا۔

انفرادی طور پر بھی مکرم حافظ صاحب اور خاکسار نے تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ احباب "ہالینڈ مشن" کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی سے خوشگوار نتائج پیدا فرمائے۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟

متقی کے لئے خود اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ولی اور مربی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اُن کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ

یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں۔ اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اُس کی راہ میں صرف کرنا اُس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں۔ تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اس جگہ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ اُلوہیت پر گرے۔ اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے۔ خدا ہی کے لئے وقف کرے۔ اور دنیا اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔

رضائے الٰہی کے حصول کیلئے ایک خاص امتیازی قربانی ۔ وصیت

از مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی

محب کے دل میں اپنے محبوب کی رضا کے حصول کا ایک خاص جذبہ ودیعت کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور دنیا میں عشق و محبت کی سب داستانیں اس کا زندہ ثبوت ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

خدا تعالیٰ کی محبت اور رضاجوئی کے لئے اعلیٰ معیار پر قربانی کرنے والے انبیاء کرام اور ان کے رفقاء ہوتے ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضاجوئی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا بے پناہ جذبہ رکھا ہوتا ہے۔

دشمن اذیت پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتا اور پے در پے مصائب کے پہاڑ ڈھاتا ہے۔ لیکن جونہی اس کے مقابلہ اور بدلہ پر یہ لوگ قادر ہوتے تو بجائے انتقام کے عفو سے کام لیا۔ بلکہ ان معاندین کے لئے مجسمہ رحمت بن گئے حدیث اشد الناس بلاءً میں لفظ بلا بہت پر حکمت ہے۔ بلاء کے معنے مصیبت کے نہیں ہیں بلکہ ایسی حالت کے انسان پر وارد ہوتے کے ہیں۔ جس سے اس کے اندرونے کا پورا پورا امتحان ہو جائے۔ خواہ یہ امتحان انتہائی تکلیف برداشت کرنے کے ذریعہ ہو۔ اور خواہ انتہائی آرام و آسائش کا مورد بنا کر خدا تعالیٰ اپنے بندہ کا امتحان لے۔ حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ ایسی استعداد عطا کرتا ہے کہ وہ ان ہر دو حالات کے امتحان میں ثابت قدم ہوتا ہے۔ اور یہ ابتلا اس کے لئے روحانیت میں اس کا بلند مقام نمایاں کرنے کا موجب بن جاتا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں۔

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاءٌ ثم ذوقٌ وابتہاج

یعنی اے میرے محبوب جب ہمیں تیرے راستہ میں مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تو وہ ہماری ہمت کو توڑ نہیں سکتے۔ ان کی آمد پر زبان پر کوئی شکوہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے رضائے الٰہی کا ایک مقام ہمارے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ رضائے الٰہی کا یہ درجہ اپنے بالا مقامات تک ہمیں لے جاتا ہے اور ان مصائب کی برداشت میں ایک خاص ذوق محسوس ہونے لگتا ہے جس کی انتہا راحت قلبی تک پہنچ جاتی ہے۔

سبحان اللہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نے اپنے اس کلام سے نفس انسانی کو کیسا پاک کر دیا۔ وہ مصائب جو عام انسانوں کو قرب الٰہی سے دور کرنے کا موجب بھی بن جاتے ہیں اور ان میں ایمانی ٹھوکر کھانے کا امکان ہوتا ہے وہی مصائب حقیقی مومن کے لئے ترقی درجات کا موجب بنتے ہیں۔ ان سے اس کے اندرونی پاکیزہ جوہر کھلتے ہیں۔ اہل دنیا کے سامنے اس کے بلند و بالا درجات کے دکھانے کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور اس راستہ میں چلنے والے تابعین کے لئے تسلی اور اطمینان کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ ایک ہی چیز جو ایک طبقہ کے لئے زہر اور تباہ کن تھی، دوسرے طبقہ کے لئے نہ صرف تریاق بلکہ غیر معمولی تقویت کا موجب بن جاتی ہے۔

مذہب کی کھیتی کو اسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ قربانی اس کے لئے کھاد اور غذا کا کام دیتی ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ درخت بارآور بن جاتا ہے۔ اس کے شیریں ثمرات سے نہ صرف قربانی کرنے والا ہی فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ ہر وہ شخص جو اس سے کسی رنگ میں تعلق رکھتا ہے اس برکت سے مستفیض ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس وجود اسوۂ حسنہ تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم حسب مراتب اس سے فیض یاب ہوتے تھے

دراصل اس مقدس گروہ نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے رسول کے واسطہ سے قربان کر رکھا تھا اور موقعہ آنے پر ان کے اس مخفی جذبہ کا اظہار ہو جاتا تھا۔ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے قربانیوں کے موضوع پر قرآن کریم کی رو سے غور کیا جائے۔ تو قرآن کریم کے پارہ ۴ کی پہلی آیت سامنے آجاتی ہے۔ فرمایا۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۔ اے لوگو تم جو خدا تعالیٰ کی محبت کا دعوے کرنے والے ہو۔ ہم تمہارے اس جذبہ کی قدر کرتے ہیں۔ اور خود اس سلسلہ میں تمہاری راہ نمائی کرتے ہیں۔ اور تمہیں دائمی کامل نیکی کے حصول کا یقینی نسخہ بتلا دیتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ تم اپنی محبوب ترین چیز کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پیش کر دو۔

تمہارا کام اسے صدق دل سے یہ کہتے ہوئے پیش کر دینا ہے کہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اس آیت کریمہ کو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجمع میں پیش فرمایا اور اسی وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت میری جائداد میں سے مدینہ کا فلاں باغ مجھ کو بہت پسند ہے۔ میں اسے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے اسے منظور فرما لیا۔ چنانچہ آپ گاہے گاہے اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کے پھل بھی نوش فرماتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت دراصل اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ حضور کے ہاتھ پر جمع ہونے والے خوش قسمت انسانوں کو ایک مدت دراز کے بعد امتیازی ایمان کی خصوصیت نصیب ہوئی اور مومنین کا یہ مقدس گروہ امام وقت سے منسلک ہو کر کفر کے مقابل صف آراء ہوا۔ ان کی تربیت کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ذریعہ آہستہ آہستہ تربیت شروع ہوئی، ہر دن اور ہر ساعت قربانیوں کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور اس میں تنوع پیدا ہوتا رہا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالۂ اوہام جلد دوم کے آخر میں اپنے خاص دوستوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں حبی فی اللہ کے معزز لقب سے نوازا ہے۔ اس تذکرہ میں ان کی مالی قربانیوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ اس میں سلسلہ کی ضروریات کے لئے جو مقدار چندہ کی درج ہے۔ آج اسے معمولی قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام نے اس مقدار کا ذکر بہت محبت اور قدر کی نگاہ سے کیا ہے۔

یہ تربیت اور قربانی کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ دسمبر ۱۹۰۵ء آگیا۔ جبکہ حضور علیہ السلام نے رسالہ الوصیت شائع فرما کر ایک خاص اور امتیازی قربانی وصیت کی تعیین فرما دی۔

رسالہ الوصیت کے مطالعہ سے روح کو تازگی اور دل کو طمانیت حاصل ہوتی ہے جگہ جگہ جماعت کو نصائح کی گئی ہیں۔ حتی کہ وصیت کا خاص انعام حضور علیہ السلام نے جماعت کے سامنے رکھ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ابتدا میں اس امتیازی قربانی کی اگرچہ تعیین کر دی لیکن اس تخصیص میں بھی ایک گونہ تعمیم پائی جاتی ہے۔ کیونکہ انتخاب کا حق قربانی کرنے والے کو دیا ہے۔ کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ اسے کونسی چیز زیادہ محبوب ہے۔ جسے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر کے نیکی کا اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اس میں صحابہ کرام کی بلند شان کا ایک مخصوص پہلو یہ ہے۔ کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے امین ہوتے ہیں کہ پرچہ سوالات بھی خود انتخاب کریں اور خود ہی اس کا جواب دیں۔ جیسے کہ موجودہ زمانہ میں اعلیٰ ڈگری کے حصول میں کسی عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھنا ضروری ہوتا ہے۔ پھر اس کا مقبول ہو جانا لکھنے والے کے لئے امتیازی سند دیئے جانے کا موجب بنتا ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے اکثر نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔ کسی نے عزت کی قربانی دی۔ کسی نے مال کی قربانی دی۔ کسی نے وطن کی قربانی دی۔ کسی نے اولاد کی قربانی دی۔ کسی نے جان کی قربانی دی۔ غرض قربانی کی جس قدر شکلیں اور صورتیں انسانی تصور میں آسکتی ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ لوگ پیچھے نہیں رہے اور مجموعی طور پر اس گروہ نے خدا تعالیٰ کی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے الفاظ انہی کے حق میں استعمال کئے گئے۔ منہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر انہی کے حق میں وارد ہوا۔

اگرچہ صحابہ کی قربانیوں میں سے ہر ایک عدیم المثال ہے۔ لیکن اس امر کے اظہار کے لئے کہ جس صحابی کو جو بھی موقعہ ملا اسے اس نے انتہائی خوشی سے قبول کیا۔ اس وقت صرف ایک واقعہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا درج کیا جاتا ہے۔

آپ مکہ میں کفار کے قیدی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ جا چکے ہیں کفار نے آپ کے قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ مقتل میں جانے سے قبل آپ نے رضائے الٰہی کے اظہار کے لئے نفل ادا کئے۔ اور پھر بخوشی ذیل کے اشعار پڑھتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔

ولست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای جنب کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

یعنی اگرچہ میں قتل کیا جا رہا ہوں مگر اس کے مقابل مجھے اس بات کی انتہائی خوشی ہے کہ میں اسلام جیسی نعمت سے نوازا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خواہ کسی پہلو گرایا جاؤں مجھے کوئی فکر نہیں۔ کیونکہ میرا خدا اس بات پر قادر ہے کہ میرے جسم کے متفرق ٹکڑوں پر

اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمانے۔ آپ کا یہ کلام ثابت کرتاہے کہ آپ کو اسلام کی نعمت کے حصول پر کس قدر ناز تھا اور اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں کس خوشی سے قربان کر دیتے۔ مستقیم "البِرّ" کی ایک نوع یہ تھی جس کا موقعہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو ملا۔

اسلام کے اس دوسرے دور میں اللہ تعالےٰ کی رضا متعدد مقامات سے گزرتی ہوئی ایک مخصوص انعام پر آکر رکی اور وہ وصیّت کا پیغام ہے۔

اس زمانہ میں بھی البِر کی بے شک بہت سی صورتیں موجود ہیں۔ مگر ان میں سے ایک یقینی قطعی اور معین صورت ایک احمدی کا پوری شرائط کے ساتھ موصی بننا ہے۔

موصی بننے کے لئے بے شک مالی قربانی کا ایک خاص معیار مقرر ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اسے روحانیت میں بھی اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ وہ تقویٰ کے معیاری مقام کو حاصل کر لیتاہے ملاحظہ فرمائیں رسالہ الوصیت ص۲۶۔

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہو اور تقوےٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان۔ خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

ایسے ہی شرط ۳ ص۲۳ پر فرماتے ہیں:۔

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

مقبرہ بہشتی کے برکات اور خصائص کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ رسالہ الوصیت ص۲۵ آخر

"یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا تعالےٰ کے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔"

"میں پھر تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔"

اس قبرستان کی ارفع شان کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:۔

"اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ اُنزل فیہا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصّہ نہیں۔"

مضمون کے اختتام پر میں نے الوصیت سے ان عبارتوں کا انتخاب کیا ہے جن میں وصیت کرنے والے کے بلند اور بالا روحانی مقام کو دکھایا گیا ہے۔ تاکہ وصیت کرنے والے کے اندر حقیقی احساس پیدا ہو کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اس کے لئے "البِرّ" کی تخصیص کر دی ہے۔ اب اس کا کام ہے کہ ہمت کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد حکیم یوسف علی خاں صاحب عرصہ اڑھائی ماہ سے بہت بیمار چلے آرہے ہیں۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت محترم والد صاحب کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(نور علی خاں محصّل حلقہ سول لائن ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

۲۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب اور دو سیر ابن چوہدری عزیز حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول چند محکمانہ مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اس لئے تمام بزرگان اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ ان کی تمام پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمادیں نیز ان کو اولاد حسنہ کی نعمت سے نوازے۔ آمین
(میر حسین بھالوی)

۳۔ بندہ کا بھائی نثار احمد ہوتی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(منصور مختار احمد ندیم چک نمبر 13 A-R ڈاکخانہ مخدوم پور پہوڑاں ملتان)

نظامِ وصیّت

عبدالمنان ناہید

یہ تخت و تاج یہ دولت سرا یہ جاہ و جلال
تجھے خبر ہے کہ تیرے نہیں یہ مال و منال

جو تو خدا کا بنے تو خدائی تیری ہے
نہیں تو تیرے لئے تیری زندگی بھی وبال

عالمِ عشق نہیں ہے اگر تری ہستی
خیالِ خام ہے تیری یہ آرزوئے وصال

یہ دیکھ موت سے آگے مقام ہیں کیا کیا
نہیں ہے موت اگر تیری زندگی کا مآل

نہ ہو گی جب ترے ہاتھوں میں آرزو کی لگام
رہے گا تا بہ قیامت درازِ دستِ سوال

خدا کی راہ میں ذلّت سے تو جو ہو ترساں
تو آبرو کی تمنّا ہے اِک فریبِ خیال

دیارِ عشق کی راتیں جنوں سے روشن ہیں
نگاہِ شوق ذرا حلقۂ خرد سے نکال

وہ لذّتیں ہیں جو پچھلے پہر کے رونے میں
سمجھ سکے گا کسی دردمند دل کا اُبال

جہاں نظامِ وصیّت کا منتظر ہے تمام
بہت قریب ہے تہذیبِ حاضرہ کا زوال

چلی ہے بزمِ مسیحا کے دم سے پھر ناہید
ریاضِ زیست میں مستانہ وار بادِ شمال

ناظمین تحریک جدید فوری توجہ کریں!

تحریک جدید دفتر دوم کے چندے کے لئے تحریک اور وصولی کا کام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ نے اطلاع شوریٰ طالعہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ اور اس کے لئے خاص طور پر ہر مجلس میں ایک ناظم مقرر فرمایا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سے ناظمین اپنے مفوضہ فرائض کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ کیونکہ مجھے مکرم وکیل المال صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مجموعی طور پر دفتر دوم کے وعدے اور وصول دونوں خطرناک ہیں۔ جہاں گزشتہ سال دو لاکھ روپے سے اوپر کے وعدے ہوئے تھے۔ امسال ایک لاکھ ترانوے ہزار روپے کے وعدے آئے ہیں اسی طرح ۲۸ فروری تک وصولی بھی امسال چار ہزار روپے کے قریب کم ہوئی ہے میں اس اعلان کے ذریعہ خاص طور پر آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ براہ مہربانی آپ اپنی کمر ہمت کس لیں اور اپنے وقت کی قربانی کر کے ہر احمدی کے پاس خود جائیں اور مختلف موثر ذرائع استعمال کر کے ان کو اس الٰہی تحریک میں شمولیت کی ترغیب دیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ چند دن کے اندر اندر ہمارے وعدے اور وصولی گزشتہ سال کی نسبت بڑھ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

انعامی تحریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر غربی ربوہ کے زیر اہتمام ایک آل ربوہ انعامی تحریری مقابلہ ہو رہا ہے۔ جس کا موضوع ہے:-

"اسلام ہی دنیا کی مصیبتوں کو حل کر سکتا ہے"

اوّل اور دوم انعامات کے علاوہ ایک خاص انعام (Consolation Prize) بھی دیا جائے گا۔ جملہ مضامین خاکسار کے پاس یا مہتمم صاحب مقامی کے پاس پانچ اپریل ۱۹۶۲ء تک پہنچ جانے لازمی ہیں۔ نتائج کا اعلان ۱۵ اپریل تک کر دیا جائے گا۔ فرسٹ سیکنڈ اور کم درجہ نمونہ مضامین کو شائع کرانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

(اقبال احمد۔ مہتمم زعیم خدام الاحمدیہ دار النصر غربی۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کیلئے ایک خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ راولپنڈی کے لئے ایک مستعد۔ دیانتدار اور مخلص کارکن کی ضرورت ہے، جو مڈل تک تعلیم رکھتا ہو، باصحت اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ تنخواہ مبلغ -/۴۵ روپے ماہوار ہو گی۔ اس کے علاوہ اگر وہ لائبریری کا کام بھی کرنا چاہے گا تو مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار لائبریری کی طرف سے دیئے جائیں گے۔ نیز لجنہ اماء اللہ کا کام کرنے پر صدر صاحبہ لجنہ کی طرف سے بھی کچھ امداد مل سکے گی۔ مسجد میں صرف خادم مسجد کے لئے رہائش کا انتظام ہو گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے امیر۔ پریذیڈنٹ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ خاکسار کو ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء تک بھجوا دیں۔ عند الضرورت امیدوار کو اپنے خرچ پر انٹرویو کے لئے آنا ہو گا۔

(چوہدری مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی)

گمشدہ رسید بک

جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر کی رسید بک ۱۲۱۵۹ جس کی ۹۰ رسیدات استعمال ہو چکی ہیں اور باقی دس رسیدات قابل استعمال ہیں ضائع ہو گئی ہے احباب اس رسید بک پر کسی کو چندہ ادا نہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا

خاکسار بوجہ کمی خون اور خرابی جگر ایک سال سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (غلام نبی سابق کلرک الفضل)

ملتان کی ایک فلور مل میں ہولناک آتشزدگی سے پندرہ لاکھ روپے کا نقصان

ملتان ۱۴ مارچ کل صبح مقامی پریمیر فلور مل میں زبردست آگ لگنے سے پندرہ لاکھ روپے کی مشینری اور دوسرا سامان جل گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آگ صبح چار بجے اچانک بھڑک اٹھی اور آناً فاناً کارخانہ کی عمارت کے بیشتر حصے میں پھیل گئی۔ باور کیا جاتا ہے کہ آگ بجلی کے تاروں میں خرابی کی وجہ سے چند لمحوں میں شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے

اطلاع ملتے ہی بلدیہ ملتان اور فوج کے دو فائر بریگیڈ بڑی تندہی سے آگ بجھانے میں مصروف رہے بارہا آگ پر مکمل طور پر قابو پا لیا گیا۔ مگر اچانک کسی دوسری جگہ سے شعلے بھڑکنے لگے۔ آگ کی شدت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ لوہے کے گاڈر پگھل کر زمین پر گر گئے۔ اس میں رکھی ہوئی تین ہزار من امریکی گندم جو حال ہی میں محکمہ خوراک سے خریدی گئی تھی جل گئی۔ تاہم ضلعی محکمہ خوراک کے عملہ کی کوششوں سے محکمہ خوراک کی گیارہ ہزار بوری امریکی گندم آگ سے محفوظ رہی۔

نقصان کا اندازہ پندرہ لاکھ روپے سے زیادہ لگایا گیا ہے۔ کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر بی اے قریشی اور دوسرے ڈویژنل و ضلعی حکام بھی اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچ گئے۔

"مجھے آگ بجھانے میں مزہ آیا تھا"

نارووال ۱۴ مارچ۔ ایک فائرمین نے کل عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے سات مقامات پر آگ لگائی تھی۔ کیونکہ مجھے آگ بجھانے میں مزہ آتا تھا۔ عدالت نے اسے چار سال اور سات ماہ قید سخت کی سزا سنائی بتایا جاتا ہے کہ فائرمین نے کئی فارموں کو آگ لگائی تھی۔

درخواست دعا

برادرم احمد الدین صاحب احمدی کے پیٹ کا اپریشن دوسری مرتبہ ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

نیز بندہ بھی کافی عرصہ سے بیمار ہے اور صحت کمزور ہو گئی ہے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم عبد القدیر کاشانی سید مٹھا بازار لاہور)

ہالینڈ انڈونیشیا سے مذاکرات پر آمادہ ہو گیا

ہیگ ۱۴ مارچ۔ حکومت ہالینڈ نے امریکی تجویز منظور کر لی ہے کہ مغربی نیو گنی کا تنازعہ حل کرنے کے لئے کسی تیسرے فریق کی موجودگی میں انڈونیشیا اور ہالینڈ میں ابتدائی مذاکرات شروع کئے جائیں۔

ولندیزی وزیر اعظم نے کل رات کابینہ کے اجلاس کے بعد تجویز کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ صرف وقت اور مقام کا تعین باقی ہے۔ آپ نے کہا یہ بات چیت بالکل خفیہ ہو گی ولندیزی حکومت نے یہ کہا کہ خفیہ مذاکرات کے دوران مغربی نیو گنی کے پاپوان باشندوں کی رائے بھی معلوم کی جائے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ ولندیزی حکومت کو انڈونیشی حکومت کے فوجی اقدامات سے تشویش ہے۔ ہالینڈ فی الحال مغربی نیو گنی کو فوجی کمک نہیں بھیجے گا۔ لیکن اگر انڈونیشیا کی دھمکیاں اور فوجی اقدامات جاری رہے تو پھر ہالینڈ فوجی کمک بھیجے گا۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد ماجد حکیم محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اعزا و اقربا (احمدی و غیر احمدی) کے علاوہ بہت سے احباب جماعت و بزرگان اس غم میں شریک ہوئے تعزیت و ہمدردی پر مشتمل خطوط بکثرت موصول ہوئے۔ خاکسار ان سب بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکر گزار ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب محترم والد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سعید بن عبد اللہ محلہ احمدیہ بھیرہ)

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین کی اس کاپی کی جس میں خاکسار کی ایک نظم "تضاد" شائع ہوئی تھی اور جس کا ایک شعر یہ ہے

دل کا ارزوئے تلوّن ہے تقاضا مجھ سے — رند کا رند رہے صحبت ابرار بھی ہو

میں اپنے پرانے مہربانوں اور قدردانوں سے توقع رکھتا ہوں کہ ان میں سے جس کسی صاحب کے پاس بھی یہ رسالہ ہو تو وہ خاکسار کو بھیج کر مشکور فرمائیں گے یا کم از کم اس غزل کی نقل کر کے بھیج دیں گے۔

(خاکسار علی محمد بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ربوہ)

پاکستانی عوام کشمیریوں کی خود ارادیت کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دینگے

مسٹر کے ایچ خورشید کو جنرل اعظم خاں کی یقین دہانی

ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کہا ہے کہ ضرورت ہوئی تو پاکستانی عوام اپنے کشمیری بھائیوں کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے گورنر نے یہ الفاظ کل رات ایک عشائیہ میں کہے جو انہوں نے جمول وکشمیر کی آزاد حکومت کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید کے اعزاز میں دیا تھا۔

حصول آزادی کے لئے کشمیری عوام کے جوش وخروش اور جذبہ سرفروشی کی تعریف کرتے ہوئے جنرل اعظم خاں نے مسٹر خورشید کو یقین دلایا کہ پاکستانی عوام اپنے کشمیری بھائیوں کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا موقع دلانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا کوئی پاکستانی اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک وہ اپنے بھائیوں کو خود ارادیت کا حق دلانے میں کامیاب نہیں ہو جاتا۔

مسٹر خورشید نے جنرل اعظم خاں اور مشرقی پاکستان کے عوام کے پرتپاک خیرمقدم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام اپنا وطن حاصل کرنے کی جدوجہد میں اب بھی مصروف ہیں۔ آپ ایک آزاد قوم ہیں۔ لیکن ہم آزادی کی نعمت سے اب بھی محروم ہیں لیکن کشمیری عوام کا جذبۂ آزادی مر نہیں سکتا ہے وہ اسی شدومد کے ساتھ اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ایک دن کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

مسٹر خورشید نے کہا کہ عقیدے، ایمان اور یقین کے اعتبار سے کشمیری بھی پاکستانی ہی ہیں لیکن انہیں قانونی طور پر ایسا تسلیم نہیں کیا گیا۔ کشمیری عوام پاکستان پر یقین اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک نظریاتی مملکت ہے۔ پاکستان کا قیام قائداعظم کے خواب کی تعبیر ہے۔ اگر کشمیری عوام کے بھی وہی نظریاتی عزائم نہ ہوتے جو پاکستانی عوام کے ہیں۔ تو کشمیر کا مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا۔ مسٹر خورشید نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہر دس آدمی کے لئے ایک بھارتی فوجی متعین ہے امدادی اور محفوظ فوجی دستے ان کے علاوہ ہیں۔

عشائیہ میں مختلف طبقوں کے افراد شریک ہوئے جن میں خواجہ ناظم الدین جی ادسی اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل خواجہ وحی الدین، چیف سیکرٹری ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، ماہرین تعلیم، طالب علم، بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور صحافی شامل تھے۔

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین

سکندر آباد ۔ دکن

برطانیہ میں پاکستانیوں کا طبی معائنہ ختم کر دیا گیا

لندن ۱۴ مارچ کل یہاں اعلان کیا گیا کہ برطانوی حکام نے برطانیہ آنے والے ان پاکستانی باشندوں کا طبی معائنہ کرنا ختم کر دیا ہے جن کے پاس ٹیکہ لگنے کے سرٹیفکیٹ ہوتے ہیں یہ اقدام کراچی میں چیچک کی وبا کم ہونے اور پاکستان کے محکمہ صحت کے حکام کی احتیاطی تدابیر کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ پاکستان سے برطانیہ پہنچنے والوں کو چیچک کے بین الاقوامی سرٹیفکیٹ دکھانے ہونگے اگر ان کے پاس سرٹیفکیٹ نہیں ہوگا تو انہیں ٹیکہ لگایا جائے گا۔ اور وہ ٹیکہ لگوانے سے انکار کریں گے تو پھر انہیں ہسپتال میں رکھا جائے گا۔

قومی اسمبلی کے نقشے اور مقام کا فیصلہ ہو گیا

راولپنڈی ۱۴ مارچ، دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ نئے دارالحکومت کی تعمیر اور منصوبہ بندی کی رفتار برقرار رکھی جا رہی ہے۔ چیئرمین وزیر علی شیخ نے بتایا کہ سکرٹریٹ کی عمارت کے ڈیزائن اور مقام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چھ سو مختلف اقسام کے مکانوں کی تعمیر تکمیل کے قریب ہے اور مزید ڈھائی ہزار مکانوں کی تعمیر عنقریب شروع ہوگی ان میں اونچے درجوں کے ایک ہزار مکان بھی شامل ہیں۔ چیئرمین نے بتایا کہ بلاک نمبر جی۔۶ میں جو مکان تعمیر کئے جا رہے ہیں وہ قومی اسمبلی کے عملے کے ارکان کو دئے جائیں گے۔ ہر علاقہ میں پرائمری اور سیکنڈری سکول بھی تعمیر کئے جائیں گے۔ سکولوں کی عمارات کے ڈیزائن برطانوی ماہرین تعمیرات تیار کرینگے جبکہ ایک اطالوی ماہر تعمیرات سکرٹریٹ کا ڈیزائن تیار کر رہا ہے۔ چیئرمین نے بتایا کہ سیکرٹریٹ کی عمارات جدید ترین طرز کی اور کثیر المنازل ہوں گی دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی نے سال آئندہ کے آخر تک جن تعمیرات کا پروگرام بنایا ہے اس پر قریباً آٹھ کروڑ روپیہ لاگت آئے گی۔

رپورٹ آمد چندہ ممبری لجنہ اماءاللہ بابت ماہ فروری ۶۲ء

ماہ فروری کے چندہ لجنہ اماءاللہ کا گوشوارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ اس ماہ میں چندہ دینے والی لجنات کی تعداد ۲۸ ہے۔ لجنات کی اتنی بڑی تعداد کے لحاظ سے چندہ اس ماہ بھی لجنات نے بہت کم دیا ہے جو کہ بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ میں لجنہ اماءاللہ کی عہدیداران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ سستیوں کو ترک کر دیں اور باقاعدگی کے ساتھ ہر ممبر سے چندہ وصول کریں۔ اور ہر ماہ مرکز کو بھجوائیں۔ کام کی ترقی کے لئے باقاعدگی سب سے ضروری امر ہے۔ نیز جس جگہ لجنات قائم نہیں وہاں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ دوسرے جماعتی چندوں کے ساتھ مستورات سے چندہ ممبری لجنہ بھی وصول کر کے بھجوا دیا کریں۔

نمبر	جماعت	رقم	نمبر	جماعت	رقم
۱	کنری سندھ	۱۶ — ۰۰	۱۵	ملتان چھاؤنی	۲ — ۶۲
۲	ربوہ	۱۳۰ — ۰۰	۱۶	واہ کینٹ	۷ — ۰۰
۳	چک ۱۳۱ ج ب سرگودھا	۳ — ۵۰	۱۷	انور آباد سندھ	۸ — ۰۰
۴	چوکنانوالی گجرات	۲۶ — ۰۰	۱۸	گجرانوالہ	۴۲ — ۰۰
۵	کراچی	۱۰۲ — ۰۰	۱۹	حیدرآباد سندھ	۱۰ — ۰۰
۶	چکوال	۱۱ — ۰۰	۲۰	گجرات	۴۳ — ۸۱
۷	اوکاڑہ	۱۶ — ۷۵	۲۱	ننکانہ صاحب	۱۹ — ۲
۸	لاہور	۱۶۵ — ۰۰	۲۲	گولیکی ضلع گجرات	۳ — ۵۰
۹	بشیرآباد اسٹیٹ	۱۳ — ۰۰	۲۳	نبی سر روڈ سندھ	۶ — ۰۰
۱۰	ڈیرہ غازیخان	۱۴ — ۷۵	۲۴	بوریوالا ضلع ملتان	۵ — ۵۰
۱۱	چک ۲ ٹی ڈی اے	۳ — ۰۰	۲۵	گوجرخان	۳ — ۷۵
۱۲	ڈسکہ	۱۵ — ۰۰	۲۶	سانگلہ ہل	۲۲ — ۰۹
۱۳	نوزنگ منڈی	۵ — ۰۰	۲۷	راولپنڈی	۶۵ — ۶۲
۱۴	ملتان شہر	۶ — ۵۰	۲۸	چک ۱۶ ب نکانہ	۳ — ۵۰
				میزان	۷۹۳ — ۰۱

درخواست ہائے دعا

۱۔ حیدرآباد سے بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ سلسلہ کے مخلص دوست مکرم مولوی اسماعیل صاحب فاضل یادگیر (حیدرآباد دکن) ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اب قریباً دو ماہ سے دل کی بیماری کے حملے کی وجہ سے ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ وہ تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام امراض سے شفاء بخشے اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ (خاکسار غلام باری سیف)

۲۔ میرے والد صاحب اور چچا صاحب کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب جماعت سے باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔ آمین (محمد امین ولد چوہدری ناظر علی خاں کھوکھر)

۳۔ میرا بھانجہ عزیزم مختار احمد خان پسر چوہدری عبدالستار خاں چند یوم سے مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں۔ کہ مولیٰ کریم شفاء عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر ناصر احمد خاں محمود ہوشیارپوری چک ۲۸۵ ای۔ بی)

۴۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ صوبیدار محمد یعقوب صاحب بھیروی) بغرض اپریشن ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔ نیز میرے والد صاحب بھی جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ایم۔ ایم اکرام خالد کمرہ ۲۸ اسلم مارکیٹ لاہور)

۵۔ میرے لڑکے عزیزم عبدالغفور کو بجلی کے کھمبا پر سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالرشید انور منیجر کارخانہ بجلی بدوملہی)

۶۔ میرے بڑے بھائی ملک عبدالماجد ابن محترم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان قادیان ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (امۃ الجمیل بنت عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم)

۷۔ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہو رہا ہوں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے (محمد سلیم بی۔ ایس۔ سی ابن ہیڈ ماسٹر محمد اسحٰق صاحب)

۸۔ میری بیٹی امۃ الحی لمبے عرصہ سے دمہ۔ بخار اور کھانسی سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سیٹھی خلیل الرحمن احمدی جہلم)

"قومی اسمبلی جون کے پہلے ہفتے میں وجود میں آجائے گی"

"انتخابات اپریل کے آخری ہفتے میں منعقد ہوں گے۔ امیدواروں کو جلسے منعقد کرنے کی اجازت ہوگی"

ڈھاکہ ۱۵ مارچ۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر اختر حسین نے کل یہاں بتایا کہ قومی اسمبلی کے انتخابات اپریل کے آخری ہفتے میں منعقد ہوں گے اور قومی اسمبلی جون کے پہلے ہفتے میں وجود میں آجائے گی۔ آپ تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے بتایا کہ مرکزی اسمبلی کے انتخابات مکمل ہونے کے چند روز بعد صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات شروع ہوں گے۔

مشرقی پاکستان کے دورے کا مقصد بتاتے ہوئے مسٹر اختر حسین نے کہا کہ پہلا مقصد تو انتخابی حلقوں کی حد بندی ہے۔ آپ نے مزید کہا ہے کہ انتخابی حلقوں کے اعلان کے فوراً بعد اصل پروگرام شروع ہوگا۔ چیف الیکشن کمشنر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ انتخابی قاعدے اور اس سے متعلق قوانین تیار کئے جائیں گے۔ آپ نے انکشاف کیا کہ یہ کام ایک ہفتے کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔ چیف الیکشن کمشنر نے بتایا کہ امیدواروں کی جانب سے انتخابی اخراجات کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ آپ نے اس امر کا یقین دلایا کہ امیدواروں کو جلسے منعقد کرنے کی تمام سہولتیں دی جائیں گی۔ جہاں ووٹروں کو امیدواروں سے واقف ہونے کا موقع ملے گا۔ مسٹر اختر حسین نے انکشاف کیا کہ میں ڈھاکہ میں ایک سو اعتراضات کی سماعت کروں گا۔ مسٹر اختر حسین اٹھارہ مارچ کو لاہور روانہ ہو جائیں گے جہاں آپ تین روز قیام کریں گے +

وزارتی عہدوں کے لئے کوئی نامزدگی نہیں ہوئی

پشاور ۱۵ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان نے کل ان خبروں کی پُرزور تردید کی کہ نئے دستور کے تحت جو نئی حکومت قائم ہوگی اس میں مرکزی اور صوبائی وزراء کے عہدوں پر بعض افراد کی نامزدگی ہو چکی ہے۔ گورنر نے کہا اس قسم کی تجریں گمراہ کن اور بے بنیاد ہیں۔ آپ نے کہا قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مکمل ہو جانے کے بعد پوری احتیاط اور غور و فکر سے تمام مرکزی اور صوبائی وزراء کا انتخاب عمل میں آئے گا!

قرصِ نور

سنہ ۱۹۵۰ء سے سنہ ۱۹۶۱ء تک

- طبی دنیا کی یہ دوا عرصہ بارہ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔
- ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔
- بے شمار تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ ضعفِ دل و دماغ، دل کی دھڑکن، کمزوری مثانہ پیشاب کی کثرت، چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری کا بفضلہٖ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج۔

مکمل کورس چار روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

قاعدہ یسرنا القرآن

قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کے لئے بے نظیر قاعدہ جو پاکستان اور بیرون ممالک میں یکساں مقبول ہے۔ ہدیہ مکمل ۱۰/

قرآن مجید مجلد سائز کلاں

یہ قرآن مجید قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر طبع شدہ ہے ۶۰۰ سے زائد صفحات عمدہ سفید کاغذ ہدیہ صرف -/۶

علاوہ ازیں سیپارے اول دوم سوم چہارم و پنجم بھی طلب فرماویں تاجر صاحبان کو خاص رعایت۔

نماز مترجم عکسی ہدیہ پچیس نئے پیسے (چار آنے)

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

۲۹ رمضان کی دعائیہ فہرست

ثواب دارین کے طالبوں کے لئے مژدہ جانفزا

جن مخلصین نے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ۲۹ رمضان سے پہلے پہلے اپنا چندہ تحریک جدید کلی طور پر ادا فرما دیا تھا وہ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ان کے اسماء گرامی پر مشتمل فہرست مقررہ تاریخ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھجوا دی گئی تھی۔ نیز ایسے مجاہدین کے لئے درخواست دعا امیر المعتکفین محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی خدمت میں بھی بھجوائی گئی جنہوں نے ۲۹ رمضان کو مسجد مبارک میں درس قرآن کے بعد تحریک جدید کے مالی اور جانی مجاہدین کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دفتر ہذا کی طرف سے ایسے جملہ خوش نصیب مجاہدین کو مبارکباد عرض ہے جنہوں نے مقررہ تاریخ سے پہلے پہلے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کیا۔ ایسے قارئین کے اسماء حسب سابق انشاء اللہ قسط وار ہدیۂ قارئین الفضل کئے جاتے رہیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خوبصورت آنکھوں کے لئے خوبصورت تحفے

سرمہ نور

آنکھوں کی صفائی، نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر۔ چھوٹی شیشی آٹھ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت۔ دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری سُرمہ۔ فی شیشی آٹھ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ آبادی اچھرہ سنگھ گوجرانوالہ

اگر آپ کو نئی لمیٹڈ کمپنی بنوانے کی

ضرورت

ہو تو

ہمارے دیرینہ تجربہ اور صحیح علم سے فائدہ اٹھائیں تاکہ آپ غیر ضروری اخراجات بلاوجہ وقت اور غیر معمولی تاخیر سے محفوظ رہیں۔ فوری ضرورت کے وقت ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۰۰ کے ذریعہ رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔

انشاء اللہ خاں اینڈ کو آڈیٹران ٹھاکر رو ڈرتن باغ لاہور

درخواستِ دعا

میرے ماموں مکرم محمد عبد اللہ صاحب ان دنوں بعارضہ دمہ بہت بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز عطا کرے آمین اللّٰھم آمین۔

شیخ نور الحق
ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ۔ ربوہ

فرحت علی جیولرز ۳۹ کمرشل بلڈنگ مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) مرض اٹھرا کی بے نظیر دواء۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ